بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

کشف الامین

(حصہ اوّل)



حضرت صاحبزادہ پیر محمد اللہ دتہ نقشبندی مدظلہ العالی

آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار

0320-9662729

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

آفتابِ شریعت، ماہتابِ طریقت، تاجدارِ ولایت، منبعِ رشد و ہدایت، قطب الاقطاب، غوثِ زمانہ، قطبِ یگانہ، امام الاولیاء، صوفی باصفا، منبعِ کرم، اعلیٰحضرت پیر صوفی محمد امین نقشبندی المعروف حضرت صوفی جی سرکار

کی حیات مبارکہ کا احاطہ کرتی مختصر مگر جامع اور مستند تحریر

کشف الامین

(حصہ اول)

زیرِ سرپرستی

حضرت صاحبزادہ پیر محمد اللہ دتہ نقشبندی مدظلہ العالی

المعروف پیر جی سرکار (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار)

مرتب

محمد دانش رسول امینی

(خطیب جامع مسجد صوفی جی سرکار)

منجانب: انجمن آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار
آفیسرز کالونی نزد گٹ والا ایل فیصل آباد
0320-9662729

نام کتاب: کشف الامین (حصہ اول)

مرتب: محمد دانش رسول امینی

معاون: پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار نقشبندی

کمپوزنگ: چشتی گرافکس فیصل آباد 0321-6674715

اشاعت اول: 2015ء

قیمت: ایک بار ادب واحترام اور محبت سے پڑھنا

(ملنے کا پتہ)

آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار

آفیسرز کالونی نزد گٹ والا پل فیصل آباد

(برائے رابطہ) 0320-9662729

نوٹ: اس رسالہ کی تیاری میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ کوئی غلطی وغیرہ نہ رہ جائے پھر بھی بحیثیت انسان غلطی کا ہونا ممکن ہے اس لیے اگر آپ دوران مطالعہ کوئی بھی غلطی پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں (شکریہ)

(انتباہ)

اس رسالہ کی خرید وفروخت ممنوع ہے

انتساب

''ماں جی حضور''

اور

''پیر جی سرکار''

کے نام

حمد باری تعالیٰ

خودی کا سر نہاں لا الہ الااللہ
خودی ہے تیغِ فساں لا الہ الااللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الااللہ
کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریب سود و زیاں لا الہ الااللہ
یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الااللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الااللہ

(شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ)

نعت شریف

سرور کہوں کے مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمرے کلف کہوں
بے خار گلبن چمن آراء کہوں تجھے

مجرم ہوں اپنے عضو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ انکے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہوں کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ)

منقبت
بحضور
حضرت صوفی جی سرکارؒ

صوفی جی ہیں بڑے لجپال   بیلیاں دا رکھدے خیال
صوفی جی نوں یاد کری جا   دل نوں آباد کری جا
گٹ والا پیر سوہنا ایں   بڑا سوہنا من موہنا ایں
پیر جی دی موراں والی چال   صوفی جی ہیں بڑے لجپال
صوفی دا بوہا کھلا اے   آجاوے جیہڑا بھلا اے
ایہناں دی نہ ملدی مثال   صوفی جی ہیں بڑے لجپال
مکھڑا نورانی پیر جی دا اے   پیر جی جیہا ہور کیہڑا اے
نالے زلفاں دے سوہنے وال   صوفی جی ہیں بڑے لجپال
صوفی جی نے ایسا رنگیا اے   جدوں منگیا ایتھوں ملیا اے
صوفی جی دا فیض باکمال   صوفی جی ہیں بڑے لجپال
رضا تے وی کرم کماویں   محشر چہ لاج نبھاویں
حشر وچ رکھیں نال نال   صوفی جی ہیں بڑے لجپال

تاثرات

حضرت صاحبزادہ پیر محمد اللہ دتہ نقشبندی المعروف پیر جی سرکار مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار)

نحمدہٗ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم ○وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

الحمد للہ! میں نے اس رسالہ کشف الامین (حصہ اول) کا مطالعہ کیا ہے۔ رسالہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مولانا محمد دانش رسول امینی (خطیب جامع مسجد حضرت صوفی جی سرکار) کی یہ کاوش قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی مختصر مگر جامع سوانح حیات عام فہم زبان میں مرتب کی کہ جس میں بیلیوں کے لیے زیادہ قیل وقال نہیں ہے اور یہ رسالہ حضور قبلہ عالم کی حیات مبارکہ کا اختصار مگر جامع انداز میں احاطہ کئے ہوئے ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رسالہ کو مولف کے لیے دنیا وآخرت میں باعث خیر وبرکت بنائے۔ اور ہم سب کو حضور صوفی جی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

محمد اللہ دتہ نقشبندی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار)

حرف آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو رب العالمین ہے اور بے شمار درود و سلام تاجدار کائنات ﷺ پر جو رحمتہ للعالمین ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ حضور صوفی جی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ کے مختصر احوال پر مشتمل ہے۔

اللہ رب العزت کی ذات کا شکر ہے کہ یہ عظیم سعادت مجھ جیسے کم علم اور انتہائی گنہگار کے حصے میں آئی۔

میرا یقین کامل ہے کہ یہ سب میرے مرشد کریم بقیۃ السلف قبلہ مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ، حضور صوفی جی سرکار رحمتہ اللہ علیہ اور قبلہ پیر جی سرکار مدظلہ العالی کی نگاہ ولایت کا ہی فیض ہے کہ خاکسار یہ رسالہ ترتیب دے پایا۔

امید کرتا ہوں کہ یہ رسالہ جملہ بیلیوں اور عقدت مندوں کے لیے چراغ راہ ثابت ہوگا۔

اللہ رب العزت بوسیلہ حبیب پاک ﷺ اس سعی کو درجہ قبولیت سے نوازے اور میرے لیے دنیا و آخرت میں باعث خیر و برکت بنائے۔ (امین ثم آمین)

محمد دانش رسول امینی

(خطیب جامع مسجد حضرت صوفی جی سرکار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی یہ کائنات کبھی بھی عظیم لوگوں سے خالی نہیں رہی ہے۔ ہر دور میں اس کرۂ ارض پر ایسے لوگ موجود رہے ہیں جن کی عظمتوں کے نشان صفحہ ہستی پر ثبت ہوتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی معمول رہا ہے کہ ان عظیم لوگوں خصوصاً اللہ کے برگزیدہ بندوں کے حالات بھی قلمبند کیۓ جاتے رہے ہیں جن کو اولیاء اللہ کا پیارا لقب دیا گیا ہے تاکہ آنیوالوں کے لیے رہنمائی کا روشن چراغ ثابت ہوں۔

اولیاء اللہ کا ذکر کرنا اپنی نیکیوں میں اضافہ کرنے کا باعث ہے اور اس ذکر کی کئی صورتیں ہیں جن میں ان کے حالات تحریر کرنا، اس تحریر کو پڑھنا اور آگے پھیلانا بھی شامل ہے۔

اللہ کے ایک کامل ولی حضور منبع کرم اعلیٰ حضرت پیر صوفی محمد امین نقشبندی المعروف حضرت صوفی جی سرکار نور اللہ مرقدہ بھی ان ہستیوں میں بلند مقام رکھتے ہیں جو "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون" کا مصداق ہیں۔ "کشف الامین" نامی زیر ترتیب کتاب جو کہ آپ کے ہی اسم گرامی سے منسوب ہے، اس میں آپؒ کے مفصل حالات زندگی اور کرامات و مکاشفات کو جمع کیا جائے گا تاکہ جملہ بیلیوں اور متوسلین کے لیے سکون قلب، رہنمائی اور پڑھنے والوں کے لیے ہدایت کا سامان میسر ہو سکے۔ اس کتاب کا ایک حصہ بنام "کشف الامین" (حصہ اول) آپ کے زیر نظر ہے۔

اس رسالہ میں آپؒ کے مختصر احوال و مناقب اور چند اقوال و کرامات کو شامل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہم سب کے لیے نافع بنائے۔ (آمین)۔

حالات زندگی

اسم گرامی: (صوفی) محمد امین نقشبندی

(آپ منبع کرم اور حضرت صوفی جی سرکار کے القابات سے معروف ہیں)

والد گرامی کا نام :محمد شریف

جائے پیدائش: گاؤں دودے، موضع قلعہ وڑائچ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ۔

تاریخ ولادت: یکم رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ بمطابق یکم اپریل 1957ء بروز پیر

فیصل آباد آمد:1976ء

بشارت ولایت قبل از ولادت:

حضور صوفی جی سرکارؒ کی ولادت سے قبل آپ کے والدین کے ہاں صرف بیٹیاں تھیں اور وہ نرینہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ ہر والدین کی طرح یہ خواہش ہمیشہ دل میں مچلتی رہتی کہ اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرما دے۔ دل کی خواہش آرزو بن کر زبان سے بھی کئی بار بارگاہ الٰہی میں پیش کی گئی مگر قبولیت کا وقت مقرر ہوتا ہے آپؒ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ اس علاقے میں اللہ کے ایک مقبول بندے اور سید زادے جو کہ ''پیر کشمیر والے'' کے نام سے معروف تھے ان کی شہرت تھی اور لوگ دور دور سے ان کے پاس دعا کروانے کے لیے حاضر ہوتے تھے۔

''پیر کشمیر والے'' ان کو اللہ نے جو مقام دیا تھا اس سے متعلق ایک واقعہ درج کیا جا رہا ہے۔ جب برصغیر تقسیم ہوا تو یہ ہندوستان کے علاقے سے ہجرت کر کے پاکستان آ رہے تھے کہ راستے میں ایک فوجی دستے نے انہیں گرفتار کر لیا اور ہتھکڑی

لگادی۔فوجی اہلکار جیسے ہی ہتھکڑی لگا کے پیچھے ہٹا تو ہتھکڑی خود بخود کھل گئی ،اس نے دوبارہ اچھی طرح سے ہتھکڑی لگائی مگر وہ کھل گئی جتنی بار وہ ہتھکڑی لگاتے ،فوراً کھل جاتی ،فوجی دستہ حیران و پریشان تھا کہ اس دستے کے کمانڈر نے جو کہ سکھ مذہب کا ماننے والا تھا، کہا کہ یہ کوئی اللہ والے لگتے ہیں لہٰذا اب ہتھکڑی نہ لگائی جائے۔ پھر وہ خود بھی اور اس کا سارا دستہ بھی ان سے معافی کا خواستگار ہوا اور عزت واحترام سے رخصت کیا۔یہ پیر صاحب پاکستان میں آکر پسرور کے علاقے میں قیام پذیر ہوئے۔

حضرت صوفی جی سرکارؒ کی والدہ اولاد نرینہ کی دعا کروانے کے لیے ان پیر صاحب کے پاس گئیں اور جا کر اپنی کیفیت بتا کر دعا کی درخواست کی کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اولاد نرینہ یعنی بیٹے سے نواز دے۔ پیر صاحب کشمیر والے نے نہ صرف دعا کی بلکہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے گا۔ جو مقام ولایت پر فائز ہوگا اور بے شمار مخلوق خدا کی رہنمائی اور فیض کا ذریعہ ہوگا۔ پھر خود ہی نام بھی تجویز کر دیا کہ اس بچے کا نام ''محمد امین'' رکھنا۔

حضور قبلہ عالم کا یکم رمضان المبارک کی مبارک تاریخ اور پیر کے بابرکت دن پیدا ہونا اور پیر کشمیر والےؒ کی بشارت یقیناً ایسے آثار ہیں جو آپؒ کی پیدائش کے دن سے ہی آپ کے مرتبہ ولایت کی گواہی دے رہے تھے۔

آثار خیر و برکت:

حضور قبلہ عالم کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ پیر کشمیر والےؒ کی پیش گوئی کے مطابق اللہ نے مجھے بیٹے سے نوازا ، اور ان کی ہدایت پر ہم نے اس بچے کا نام

''محمد امین'' رکھا۔ جب سے آپؒ تولد ہوئے تو گھر میں خیر و برکت کا نزول ہونا شروع ہو گیا۔ زمین اگرچہ تھوڑی سی تھی مگر اس کی پیداوار اتنی ہونے لگی کہ ہمارے لیے وہ کافی ثابت ہوتی۔ گھر میں جو مویشی پال رکھے تھے ان کی تعداد میں بھی اضافہ ہونے لگا گھر کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے۔ گھر کے کئی ایسے امور سلجھنے لگے جو عرصہ سے الجھے ہوئے تھے۔ الغرض یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اللہ کی رحمت و برکت کا ہر طرف نزول ہو رہا ہو۔

حصول تعلیم :

حضور منبع کرمؒ نے دینی تعلیم اپنے گاؤں کے امام و خطیب سے حاصل کی۔ سکول کی ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے سکول میں ہی حاصل کی، جب کہ میٹرک کا درجہ آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلہ افغاناں سے پاس کیا۔ یہ سکول آپ کے گاؤں سے قریباً اڑھائی میل دور تھا اور آپ یہ سفر پیدل طے کیا کرتے تھے۔

بچپن کی عادات مبارکہ :

حضور صوفی جی سرکار رحمتہ اللہ علیہ بچپن سے ہی عام بچوں سے منفرد تھے، دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل کود میں وقت گزارنے کی بجائے آپؒ اپنا فارغ وقت عموماً مسجد میں گزارتے تھے۔ شروع سے ہی اللہ کی یاد میں مشغول رہنا اور نیکی کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لینا آپ کا معمول تھا۔ اوائل عمری سے ہی آپ کی طبیعت مبارکہ کا رجحان عبادت اور رضائے الٰہی کے حصول کی طرف تھا۔ جھوٹ سے نفرت اور سچ بات کہنا آپؒ کی فطرت کا خاصا تھا۔ مظلوم کا ساتھ دینا اور ظالم کو للکارنا لڑکپن

سے ہی آپ کی عادت تھی۔

بچپن کا ایک واقعہ :

آپ کی حق گوئی اور شجاعت کا ایک واقعہ نقل کیا جارہا ہے۔جس گاؤں میں آپ رہتے تھے اس کا نمبردار جو کہ کئی مربع زمین کا مالک اور اثر ورسوخ والا تھا، بڑا ظالم اور جابر شخص تھا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر لوگوں کو تنگ کرنا اس کا روزمرہ کا معمول تھا جسے چاہتا سرعام گالم گلوچ اور بے عزت کر دیتا۔ علاقے کے سارے لوگ اس سے خوف زدہ رہتے اور اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ ایک بار کسی کی بکری اس کے کھیتوں میں چلی گئی۔ اس نے غضب کے عالم میں بکری کے مالک خاندان کو اپنے ڈیرے پر بلوا کر پہلے زدوکوب کیا اور پھر سرعام ان کو سزا دی۔ آپؒ نے دیکھا تو برداشت نہ ہوا۔ آپؒ نے اس کو للکارا اور کہا کہ اب اس علاقے میں تمہارا یہ ظلم جاری نہیں رہے گا۔ پھر آپؒ نے اسے اس طرح سب کے سامنے سبق سکھایا کہ اس واقعہ کے بعد وہ ہر کسی سے نرمی سے پیش آنے پر مجبور ہوا اور لوگوں پر ظلم وستم سے باز آ گیا۔ اس وقت آپ کی عمر صرف 14 برس تھی، مگر شیر خدا کرم اللہ وجہہ کا فیضانِ شجاعت اپنے جوبن پر تھا۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

تلاش مرشد :

اگر چہ بچپن سے ہی بلکہ قبل از پیدائش سے ہی آپ کی ولایت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے مگر اسے مرتبہ کمال تک پہنچانے اور صحابہؓ کی سنت اور بیعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے آپؒ کسی مرد خدا کی تلاش میں تھے جس کے دست حق پرست پر بیعت ہو کر سلاسل طریقت میں سے کسی سلسلہ میں داخل ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے آپ کئی آستانوں پر گئے اور وہاں معمولات کا مشاہدہ کیا ان میں سے بعض تو آپؒ کے معیار حق کے مطابق نہ تھے، اور جن بعض فیض گاہوں کو آپؒ نے پابند شریعت وطریقت پایا وہاں سے جواب ملا کہ آپ بڑے ظرف کے مالک ہیں اور آپ کے حصے کا فیضان یہاں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہے۔ اسی جستجو میں بالآخر آپ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت کے سجادہ نشین حضور پیر سید محمد علی شاہ بخاری المعروف بابا جی سرکارؒ سے ملاقات ہوئی تو دل نے گواہی دی کہ یہ وہی مرد حق ہے جس کی تلاش تھی۔ آپؒ نے عرض کی کہ مجھے بیعت کرلیں، بابا جی سرکار اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اکثر سادہ انداز میں پنجابی میں گفتگو فرماتے تھے۔ عرض سن کر فرمانے لگے ''صوفی صاحب! بیعت تو تہانوں اودوں ای کرلیا سی جدون تسی گھروں چلے سی'' (آپ کو اسی وقت ہی بیعت کر لیا تھا جب آپ گھر سے روانہ ہوئے تھے) پھر فرمایا ''گڈی تے لین تے چڑھی ہوئے اے اسیں تے دھکا ای لانا اے نا'' (گاڑی تو پہلے ہی لائن پر ہے ہم نے صرف دھکا ہی لگانا ہے) یوں آپؒ بابا جی سرکارؒ کے دست مبارک پر بیعت ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہو گئے۔

پیر خانے سے عقیدت و احترام :

حضور منبع کرمؒ کو اپنے پیر خانہ حضرت کرمانوالہ شریف سے اتنی عقیدت تھی کہ جتنی ایک مرید صادق کو ہونی چاہیے ۔ آپؒ اپنے پیر خانہ کا اس درجہ احترام بجالاتے تھے کہ اس کا تذکرہ سن کر اور پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اپنے پیر کامل پیر سید محمد علی شاہ بخاریؒ المعروف باباجی سرکار کے دست مبارک پر بیعت کرنے سے لے کر ان کی حیات مبارکہ (10 جون 1993ء) تک حضرت صوفی جی سرکار ہر جمعہ حضرت کرمانوالہ شریف جا کر ادا کرتے تھے۔ سفر طے کرنے کا معمول یہ تھا کہ فیصل آباد سے بذریعہ بس یا ویگن اوکاڑہ شہر پہنچ کر وہاں سے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ننگے پاؤں چل کر دربار شریف تک پہنچتے ۔ یہ فاصلہ کم و بیش تین کلومیٹر بنتا ہے جو حضرت صوفی جی سرکارؒ بوجہ ادب واحترام پیدل ننگے پاؤں طے کرتے تھے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے ادباً تمام بیلیوں سے پیچھے آخری صف میں بیٹھ جاتے۔ نماز سے قبل یا بعد میں جب آپ پر شیخ کامل (باباجی سرکار) کی نظر پڑ جاتی تو وہ کمال شفقت سے فرماتے ''صوفی جی! تسی اگے آجاؤ''۔ صوفی جی سرکارؒ کے پیر بھائی حافظ بشارت علی رحمتہ اللہ علیہ نے کئی بار آپؒ کے ساتھ دربار شریف پر حاضری دی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ صوفی جی سرکارؒ اتنے مؤدب تھے کہ آنکھیں ہمیشہ نیچی رکھتے تھے۔

کبھی کبھی والہانہ عشق کی کیفیت میں جمعۃ المبارک کی رات کے پچھلے پہر فیصل آباد سے ہی پیدل چلتے ہوئے آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف پہنچ جاتے۔ احترام مرشد کی یہ کیفیت ہوتی کہ چاہے دسمبر، جنوری کی سخت سردی ہوتی یا جون،

جولائی کی جھلسادینے والی گرمی، حضور قبلہ عالم نے کبھی بھی آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف کی حدود میں جوتا نہیں پہنا۔

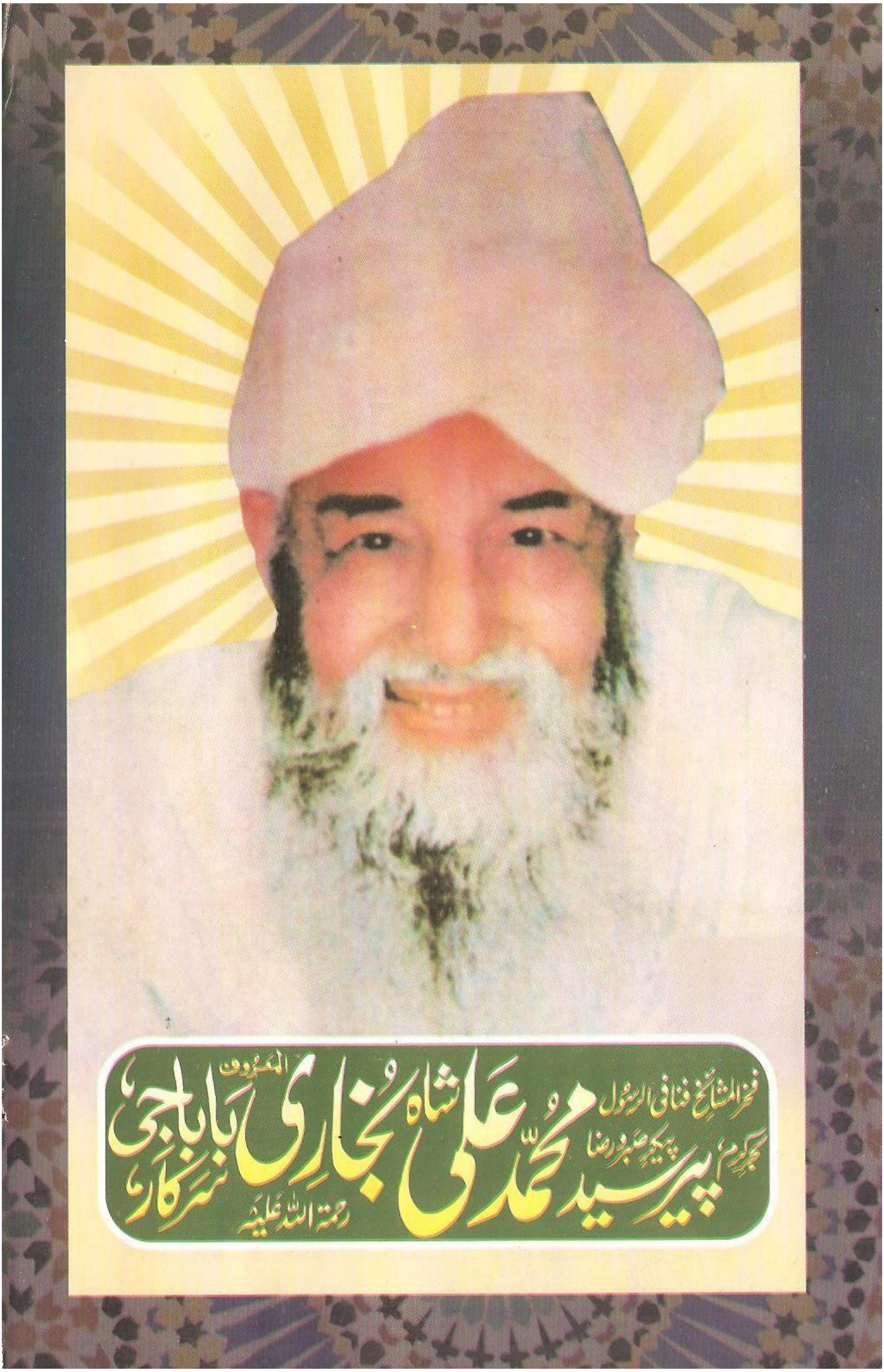
آپؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ" یہ سب کرمانوالے کا کرم ہے ، اگر کرمانوالے ہم پر کرم نہ فرماتے تو ہم بے نواؤں کا کیا بنتا"۔ اپنے شیخ کامل کے احترام کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ قبلہ عالم اپنے پیر خانے سے وابستہ تمام بیلیوں خصوصاً دربار شریف کے خادمین کا بھی اتنا ہی احترام کرتے جتنا کوئی اپنے شیخ کامل کا احترام کرتا ہے۔

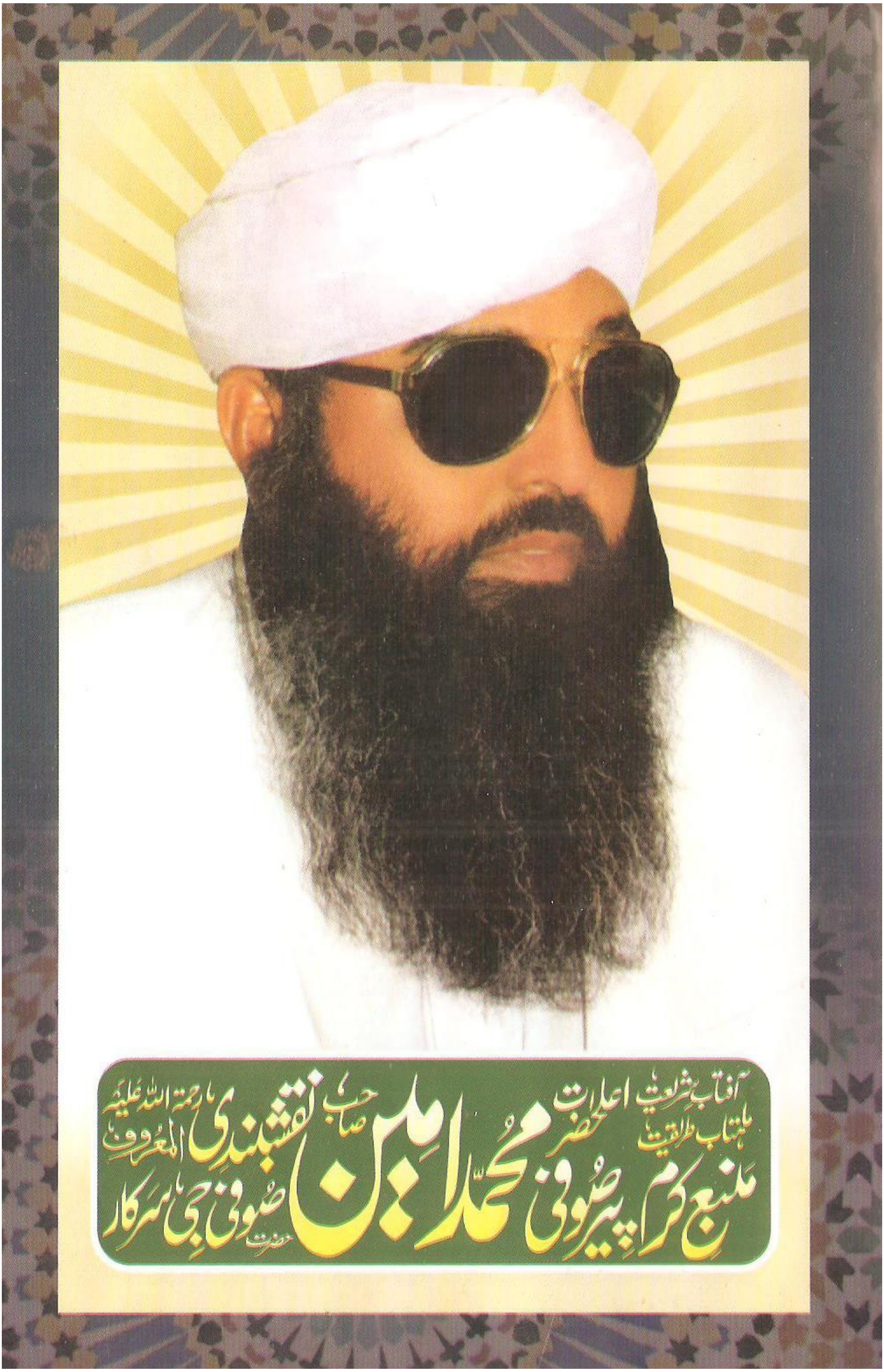
خاتمہ بالخیر کیا ھے ؟

ایک بار حضور قبلہ عالم اپنے پیرو مرشد کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور سلام و دعا کے بعد حالت مراقبہ میں بیٹھ گئے ۔ کافی دیر بعد جب اس حالت سے سر اٹھایا تو پاس کچھ پیر بھائی اور بیلی بغرض ملاقات بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک بیلی سے پوچھا،"بیلیا! خاتمہ بالخیر کیا ہے؟" اس نے عرض کی حضور! موت کے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جانا خاتمہ بالخیر ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ بیلیا! آپ نے ٹھیک کہا ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہو جانا خاتمہ بالخیر ہے ۔ مگر میرا نظریہ کچھ مختلف ہے حاضرین نے تجسس سے پوچھا کہ حضور وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب مرید بستر مرگ پر ہو اور اس وقت مرشد کامل آجائے گا تو وہ کلمہ بھی پڑھائے گا اور شیطان کے وسوسوں اور حملوں سے بھی حفاظت کرے گا۔

حضور منبع کرم کی اس تشریح سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؒ فنا فی الشیخ کے اعلیٰ


گنج کرم اعلحضرت
پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری
المعروف
کرمانوالے سرکار
رحمۃ اللہ علیہ


فخر المشائخ فنا فی الرسول
مجسم کرم، پیکرِ صبر و رضا
پیر سید محمد علی شاہ بخاری
المعروف
باباجی سرکار
رحمۃ اللہ علیہ


آفتابِ شریعت مہتابِ طریقت
منبعِ کرم
اعلیٰحضرت
پیر صوفی محمد امین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
المعروف حضرت صوفی جی سرکار


خوشبوئے منبع کرم
جگر گوشہ حضرت صوفی جی سرکار
شہزادہ اہلسنت
حضرت
صاحبزادہ
پیر طریقت رہبر شریعت
پیر محمد اللہ دتہ صاحب
المعروف پیر جی سرکار
سجادہ نشین دربار عالیہ
حضرت صوفی جی سرکار

ترین مقام پر فائز تھے۔

خلافت مبارکہ:

حضرت صوفی جی سرکارؒ کی بیعت حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ) میں ہے جبکہ آپ کو دستار خلافت اسی سلسلہ کے پاکستان میں مرکزی آستانہ آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف سے عطاء ہوئی گنج کرم پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالے سرکارؒ کی بیعت آستانہ عالیہ شرقپور شریف پر ہے اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی بیعت آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف پر، امیر ملت حضرت خواجہ امیر الدین ولیؒ کے دست پر ہے، حضور منبع کرم کو اسی آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف (ضلع شیخوپورہ) سے دستار خلافت اس وقت کے سجادہ نشین حضرت میاں غلام دستگیر احمدؒ نے دی۔ حضرت خواجہ امیر الدین ولیؒ کے مرکزی سالانہ عرس مبارک کے موقع پر حضرت میاں غلام دستگیر احمدؒ نے خود مائیک پر آکر حضور منبع کرم کو خلافت دینے کا اعلان کیا۔ حالانکہ میاں صاحب مائیک پر آکر گفتگو نہیں کیا کرتے تھے مگر اس موقع پر مائیک پر آئے اور خلافت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا ''صوفی صاحب نے اپنی بال تے لئی اے، سانوں سیکدیاں کی بھارائے''۔ (صوفی صاحب نے اپنی آگ خود جلا رکھی ہے، ہمیں سینکنے میں کیا حرج ہے؟) یعنی صوفی صاحب کا سلسلہ ولائت تو پہلے ہی جاری وساری ہے، ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے اس موقع پر پیر سید شوکت حسین شاہ گیلانی صاحب (آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف) پیر سید حسام القیوم شاہ صاحب (آستانہ عالیہ بھلیر شریف) صاحبزادہ میاں خلیل احمد صاحب شرقپوریؒ (آستانہ عالیہ شرقپور شریف) اور

دیگر بہت سے مشائخ عظام موجود تھے۔ خواجہ غلام دستگیر احمدؒ نے پیر سید شوکت حسین شاہ گیلانی صاحب اور دیگر مشائخ سے مل کر حضور منبع کرمؒ کے سر پر دستار خلافت سجائی ۔

مجاهدات و رياضت:

حضور منبع کرمؒ کو اگرچہ مادرزاد ولی تھے مگر پھر بھی، آپ نے ساری زندگی مجاہدات اور ریاضت کبھی ترک نہ کیئے۔ آپؒ دیگر اوراد و وظائف کے علاوہ آیت الکرسی اور سورۃ المزمل کا بہت کثرت سے ورد کیا کرتے تھے، حتیٰ کہ ساری ساری رات ان اوراد و وظائف میں مشغول رہنا آپ کا آخر تک معمول رہا۔ پیر جی سرکار مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ ہم نے کبھی بھی آپ کو رات کو سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضور قبلہ عالم ساری رات وظائف اور ذکر واذ کار کرنے کے بعد نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد تھوڑا سا آرام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ اور دیگر اولیاء اللہ کے مزاروں پر کئی کئی دن کا مجاہدہ اس کے علاوہ تھا۔

رشتہ ازدواج :

حضور قبلہ عالم 1981ء میں رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ آپ کی شادی ضلع شیخوپورہ کے موضع خانپور میں قریبی رشتہ داروں کے ہاں ہوئی۔ آپ کی زوجہ میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھی اور نیک سیرت بیوی میں ہوسکتی ہیں۔ حضور بے بے جی سرکار پیکر صبر و رضا ہیں اور ہر طرح کے حالات میں حضور قبلہ عالم کے ساتھ وفاداری اور دلجوئی کا وہ نمونہ پیش کیا جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

وفا شعاری کا ایک مثالی واقعہ :

حضور بے بے جی سرکار کی اپنے شوہر سے وفا شعاری کا ایک واقعہ درج کیا جا رہا ہے تا کہ خواتین اپنے لیے اسے روشن مثال بنائیں۔

1986ء میں بے بے جی سرکار کی والدہ کا جب وصال ہوا تو ایک عزیز اطلاع لے کر آیا۔ اتفاق سے حضور قبلہ عالم اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔

عزیز نے اطلاع دے کر ساتھ چلنے کو کہا تو ماں جی حضور نے فرمایا حضرت صاحب گھر پر موجود نہیں ہیں اور ان کی اجازت کے بغیر میں اپنی والدہ کے آخری دیدار کے لیے بھی نہیں جا سکتی۔ شام کو جب حضرت صوفی جی سرکارؒ گھر تشریف لائے تو آتے ہی اطلاع دینے کی بجائے معمول کے مطابق کھانا پیش کیا کھانا کھانے کے دوران آپ نے عزیز کے آنے کی وجہ دریافت کی تو ماں جی حضور نے پرنم آنکھوں کے ساتھ عزیز کی آمد کا مقصد بتایا۔ آپؒ فرمانے لگے کہ پھر آپ اس کے ساتھ کیوں نہیں گئیں یا مجھے آتے ہی کیوں نہیں بتایا؟ عرض کی کہ آپ کی اجازت کے بغیر میں کیسے جا سکتی تھی؟ اور آپ کے آتے ہی اس لیے نہیں بتایا کہ پھر آپ کھانا نہ کھاتے اور فوراً ساتھ چل پڑتے۔ حضور قبلہ عالم نے بے بے جی کو ساتھ لیا اور نکل پڑے لیکن آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے جنازہ جا چکا تھا۔ یوں ماں جی حضور اپنی والدہ کا آخری دیدار بھی نہ کر سکیں مگر خواتین کے لیے اطاعت خاوند کی قابل رشک اور قابل تقلید مثال قائم کر دی۔

اولاد صالحہ:

حضور قبلہ عالم کو اللہ تعالیٰ نے 6 صاحبزادیوں اور ایک صاحبزادے سے

نوازا ان میں ایک صاحبزادی چھوٹی عمر میں ہی رحلت فرما گئی تھیں۔

صاحبزادہ صاحب زینت سجادہ ہیں اور خلق کو خدا شناسی کا فیض بہم پہنچا رہے ہیں جبکہ صاحبزادیاں گھریلو امور آستانہ عالیہ سے وابستہ خواتین کی رہنمائی اور تربیت میں ماں جی حضور کا بھرپور ساتھ دے رہی ہیں ۔

حضور قبلہ عالم کی تربیت کا اثر ہے کہ الحمد اللہ سارا گھرانہ آپؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شریعت مطہرہ کا پابند ہے۔

خدا کرے یہ چمن یونہی شاد و آباد رہے اور حضرت صوفی جی سرکار کا فیض بانٹتا رہے (آمین)۔

کرامات :

کرامت کا لفظی معنی عزت اور بزرگی ہے ۔ جس طرح انبیاء سے معجزات صادر ہوتے تھے اسی طرح اولیاء اللہ کی ذات سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ نبی کی نبوت معجزہ کی اور ولی کی ولایت کرامت کی ہرگز محتاج نہیں ہوتی تاہم لوگوں کے قلبی اطمینان کے لیے اور انکاری ذہنوں کے لیے بطور دلیل و حجت اللہ تعالیٰ معجزہ اور کرامت عطا فرماتا ہے۔

حضور منبع کرم کے وجود مسعود سے بھی بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ ان کے تفصیلی بیان کے لیے علیحدہ سے ایک کتاب درکار ہے۔ ان کرامات کا بیان ''کشف الا مین'' کے آئندہ آنے والے حصوں میں کیا جائیگا تاہم یہاں اختصار سے آپؒ کی چند کرامات بیان کی جا رہی ہیں۔

(۱) حضور قبلہ عالم کے ایک مرید جناب محمد شاہد اصغر نقشبندی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ بہت علیل ہوگئی۔ ڈاکٹرز نے پھیپھڑوں میں پانی بتایا اور تقریباً جواب دے دیا۔ اس بات کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ صرف مجھے اور میری اہلیہ کو ہی علم تھا۔ لہٰذا میں اسی پریشانی کے عالم میں ظفروال سے روانہ ہوا اور حضور قبلہ عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ حضور قبلہ عالم حسب عادت بیلیوں میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی ایک جگہ پر آکر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ پھر اچانک حضور قبلہ عالم میری طرف متوجہ ہوئے اور آپؒ کے لب ہائے مبارک جنبش میں آئے اور وہ تمام بیماری جسے اللہ پاک، میرے اور میری اہلیہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا حضور قبلہ عالم نے میری والدہ کی وہ تمام حالت بیان فرمادی۔ میں فوراً اٹھا اور حضور منبع کرم حضرت صوفی جی سرکارؒ سے عرض گزار ہوا کہ حضور اگر آپ یہ سب جانتے ہیں تو پھر کرم بھی فرمادیں۔ میری عرض سماعت فرما کر حضور قبلہ عالمؒ فرمانے لگے ''بیلیا! اللہ کریم خیر فرمادے گا، اب کسی سے کوئی دوائی نہیں لینی ہے''۔ اور الحمد للہ! چند ہی دنوں میں میری والدہ بغیر کسی دوائی کے بالکل تندرست ہوگئیں۔

تادم تحریر محمد شاہد اصغر نقشبندی صاحب کی والدہ محترمہ صحت منداور حیات ہیں۔

(۲) حضور قبلہ عالم کے ایک مرید جناب جان محمد نقشبندی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے افغانستان کے شہر مزار شریف کسی کام کے سلسلہ میں جانا تھا میں حضور منبع کرم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور افغانستان جانے کی اجازت طلب کی، حضرت صوفی

جی سرکارؒ نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی اور میں افغانستان چلا گیا۔ اب ہوتا یوں کہ حضور قبلہ عالم ظاہری طور پر روزانہ میرے پاس تشریف لاتے اور تمام دن کے احوال و واقعات دریافت فرماتے اور میں سارا کچھ عرض کر دیتا۔

ایک دن دل میں شوق پیدا ہوا کہ ہر روز حضور قبلہ عالم سے روحانی ملاقات کا شرف تو حاصل ہو ہی رہا ہے (یہ ملاقات اسی طرح ہوتی تھی جیسا کہ ظاہر میں ایک پیر اور مرید کے درمیان ملاقات ہوتی ہے) کیوں نہ آج حضرت صوفی جی سرکار کو فون کروں اور ظاہراً بھی بات کرلوں۔ جان محمد کہتے ہیں کہ میں نے فون ملایا تو آگے سے قبلہ پیر جی سرکار مدظلہ العالی نے فون اٹھایا میں نے عرض کی کہ حضور میں حضرت صاحب سے بات کرنا چاہتا ہوں تو قبلہ پیر جی سرکار فرمانے لگے بیلیا حضرت صاحب کا کئی دن ہوئے وصال ہو گیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور میں یہ سوچنے لگا کہ حضور صوفی جی سرکارؒ تو روزانہ میرے پاس تشریف لاتے تھے۔ سبحان اللہ! کتنے لجپال ہیں ہمارے پیر و مرشد۔

حضور منبع کرم کے کشف کا یہ عالم تھا کہ فیصل آباد میں تشریف فرما ہو کر ظفروال (ضلع سیالکوٹ) میں اپنے مرید اور اس کی والدہ کی کیفیت سے آگاہ ہیں۔

تصرف کا یہ مقام ہے کہ بعد از وصال بھی اپنے مرید سے روحانی طور پر ملاقات کر کے احوال دریافت کرتے اور راہنمائی فرماتے ہیں۔

(۳) رانا محمد شریف صاحب جب پہلی مرتبہ حضرت صوفی جی سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آکر بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد حضور قبلہ عالم ان سے مخاطب ہوئے پوچھا

بیلیا! تینوں کہنے بھجیا اے اور کس واسطے آیا ایں'' رانا محمد شریف نے عرض کی کہ حضور میرا تعلق محکمہ پولیس سے ہے اور آجکل میری ڈیوٹی پولیس لائن میں لگی ہوئے ہے۔ مجھے کسی نے نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے ہی آپ کے پاس آنے کے اسباب پیدا فرما دیے۔ وہ اسطرح کہ میں سرکلر روڈ پر ضلع کچہری کے باہر فوٹو کاپی والی دوکان پر کاپیاں کروانے کے لیے کھڑا تھا کہ وہاں پر آپؒ کے فیضان کا ذکر خیر ہو رہا تھا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپ کی زیارت کروں اور اسی آرزو کو دل میں لئے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ حضور قبلہ عالم کے استفسار پر رانا محمد شریف۔ نے عرض کی کہ میری ڈیوٹی سول لائن میں بطور ایس ایچ او لگی ہوئی ہے۔ آپ دعا فرما دیں کہ کسی تھانے میں ڈیوٹی لگ جائے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ بیلیا! اللہ کریم خیر کردے گا۔ چند دن کے بعد ان کی ڈیوٹی تھانہ ٹھیکری والا میں بطور ایس ایچ او لگ گئی۔

وہ نہایت خوشی کے عالم میں اس کے متعلق بتانے کے لیے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور منبع کرم نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ ''بیلیا! اپنے کام سے کام رکھنا اور لوگوں کے ساتھ زیادتی نہ کرنا''۔ اسی روز انہوں نے حضور قبلہ عالم کی بیعت بھی اختیار کر لی۔

آپؒ فرمانے لگے'' کہ کامل پیر اپنے مریدوں کی تمام حرکات وسکنات سے واقف ہوتے ہیں۔ تیرا پیر تیرے سب کاموں سے باخبر ہے بے خبر نہیں ہے''۔

ایک دن رانا محمد شریف صاحب نے حضرت صاحب کو فون کیا اور عرض کرنے لگے کہ میرے آفیسر نے میری ڈیوٹی لگائی ہے کہ میں ایک با اثر شخص کو گرفتار کر کے لاؤں۔

حضرت صاحب مجھے خوف آرہا ہے کیونکہ اس کے پاس بڑے ہتھیار اور افرادی قوت ہے اور وہ پولیس سے مقابلہ کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا دوسرا وہ بذات خود بڑی سخت طبیعت والا شخص ہے۔ جواب میں حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ بیلیا! ہم نے تو اپنی ڈیوٹی کرنی ہے۔ اللہ کریم خیر کردے گا۔ آپ نے گھبرانا نہیں ہے''۔

رانا محمد شریف صاحب کہتے ہیں کہ میں اسے گرفتار کرنے کے لیے چلا گیا پولیس کے عملہ کو باہر کھڑا کر کے خود اکیلا اس کے ڈیرے میں داخل ہو گیا۔ سلام ودعا کے بعد میں نے اس سے کہا کہ چوہدری صاحب! میری ڈیوٹی آپ کو گرفتار کرنے کے لیے لگائی گئی ہے۔ میری بات سنتے ہی وہ بااثر شخص کہنے لگا کہ چل میں تیرے ساتھ چلتا ہوں۔ اس طرح وہ خود چل کر میرے ساتھ گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا اور مجھے کسی قسم کی مزاحمت کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑا اور میں نے اسے تھانے میں لا کر حوالات میں بند کر دیا اور پھر اگلی صبح افسران بالا کے سپرد کر دیا۔ اس طرح حضور منبع کرم کی نظر کرم سے نہایت مشکل مرحلہ بڑی آسانی سے حل ہو گیا۔

رانا محمد شریف صاحب آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار ؒ پر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ حضرت صاحب لاہور ہائی کورٹ میں تاریخ پر حاضر ہونا ہے۔ دعا فرما دیجئے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ بیلیا ''ہائی کورٹ نہیں جانا پہلے اپنے گھر چکر لگا آؤ اور اپنے بچوں سے مل آؤ''۔ حضور قبلہ عالم کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے وہ کار

میں فوراً اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے ۔ نڑوالا روڈ پر جب وہ اپنے گاؤں میں اپنے گھر کے قریب پہنچے تو ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ۔ ابھی انہیں کچھ ہوش تھا اسی عالم میں وہ گھر پہنچ گئے اور اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ مجھے اب پتہ چلا کہ میرے مرشد کامل نے میرے بار بار اصرار کے باوجود مجھے ہائی کورٹ جانے کی اجازت کیوں نہیں دی اور مجھے گھر کا چکر لگانے کا کیوں فرماتے رہے ۔ تھوڑی دیر بعد ان کی روح جسد خاکی سے جدا ہو گئی ۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

وصال باکمال :

حضور منبع کرم حضرت صوفی جی سرکارؒ 27 جنوری 2009ء بمطابق 29 محرم الحرام 1430ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

آپؒ کے جنازہ میں اتنی کثیر خلق خدا شامل ہوئی کہ ہر طرف لوگوں کا جم غفیر تھا آپؒ کی وصیت کے مطابق آپؒ کا جنازہ صاحبزادہ میاں ریاض محمود صاحب مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ پور کلر شریف لاہور) نے پڑھایا ۔

مشائخ عظام اور علمائے کرام کی بھی کثیر تعداد موجود تھی ۔ یکم مارچ آپ کے چہلم شریف کی تاریخ تھی اور بالاتفاق یہی تاریخ آپؒ کے سالانہ عرس مبارک کی مقرر کی گئی ۔ ہر سال فروری کی آخری تاریخ اور یکم مارچ کو سالانہ عرس مبارک آپؒ کے مزار مبارک اور اس سے متصل آستانہ عالیہ پر نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوتا ہے ۔

حضرت پیر جی سرکار

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار):

حضور منبع کرمؒ کے ہاں صرف بیٹیاں تھیں اور نرینہ اولاد نہ تھی۔ آپؒ نے جب بابا جی سرکارؒ کی بیعت کی تو اس کے بعد وقتاً فوقتاً چند بار دعا کے لیے گزارش کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ بیٹا عطا فرمادے۔ مگر بابا جی سرکارؒ جواباً خاموشی اختیار فرماتے۔

ایک بار بابا جی سرکار بڑے خوشگوار موڈ میں بیٹھے تھے کہ حضرت صوفی جی سرکارؒ نے پھر وہی درخواست کی بابا جی سرکارؒ کچھ وقت خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھتے رہے پھر فرمایا ''صوفی جی! اللہ کریم خیر کردے گا، اکو پتر ہوئے گا جیہڑا بہت اگے جائے گا''۔ (ایک ہی بیٹا ہوگا جو مقام ولایت میں بہت بلند مرتبہ ہوگا)۔ بابا جی سرکارؒ کی دُعا اور پیش گوئی کیمطابق حضور صوفی جی سرکارؒ کو اللہ تعالیٰ نے 12 ربیع الاول کے مبارک دن بیٹے سے نوازا۔ جن کا نام ''محمد اللہ دتہ'' رکھا گیا۔

حضور پیر جی سرکار کی پیدائش کا یوم بتا رہا تھا کہ آنیوالا شہزادہ کوئی عام بچہ نہیں ہے بلکہ ولی ابن ولی ہے۔

ان کے بعد حضور صوفی جی سرکار کے ہاں اور کوئی اولاد نہیں ہے بابا جی سرکارؒ کی بات کے پیش نظر حضور قبلہ عالم صاحبزادہ والا شان کو بڑی شفقت سے ''پیر جی'' کہہ کر بلاتے تھے۔ ماں جی حضور بھی اسی لقب سے یاد کرتی ہیں، بلکہ اب تو سارے مریدین اور معتقدین میں آپ ''پیر جی سرکار'' کے نام سے ہی معروف ہیں۔

حضور صوفی جی سرکارؒ ان سے بڑی محبت فرمایا کرتے تھے، خود اپنی تربیت سے پروان چڑھایا جس کا یہ فیضان ہے کہ پیر جی سرکار اپنے والد گرامیؒ کا ظاہری اور باطنی طور پر عکس نظر آتے ہیں۔ سکول اور کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اب مروجہ دینی علوم کی تحصیل فیصل آباد کے ایک ممتاز دار العلوم ''جامعہ قادریہ رضویہ'' سے بدرجہ کمال کر رہے ہیں۔ جبکہ جی سی یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔

پیر جی سرکار کو خلافت و اجازت:

حضور قبلہ عالمؒ نے اپنی زندگی میں ہی کئی مرتبہ واضح الفاظ میں فرمایا کرتے تھے کہ میرے بعد اس سلسلہ کا فیضان پیر جی سرکار کے ذریعے سے ہی جاری رہے گا۔ اپنی حیات کے آخری لمحات میں حضور صوفی جی سرکارؒ نے بے بے جی حضور سے فرمایا کہ یہ میرا ہیرا ہے، بابا جی سرکارؒ کی دعا کی برکت کا اثر ہے اور اس سلسلہ فیض کا واحد وارث ہے، لہٰذا اس کا خصوصی خیال رکھنا۔ کچھ دیرینہ بیلی مثلاً بابا شیخ محمد اعجاز نقشبندی، بابا محمد امجد نقشبندی، ڈاکٹر حافظ ذوالفقار نقشبندی اور دیگر بیلیوں کا بیان ہے کہ حضور قبلہ عالم کو بارہا فرماتے سنا گیا کہ ''جو کچھ مجھے عطا ہوا ہے وہ سارا میں نے پیر جی سرکار کو منتقل کر دیا ہے''۔

جب حضور منبع کرمؒ کا وصال ہوا تو حسب دستور اور حضور قبلہ عالم کی وصیت کیمطابق ختم چہلم کے موقع پر حضور صوفی جی سرکارؒ کی دستار خلافت پیر جی سرکار کے سر پر سجائی گئی۔ اس موقع پر پیر سید شوکت حسین گیلانی شاہ صاحب (آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف)، صاحبزادہ میاں غلام قدیر احمد صاحب (سجادہ نشین آستانہ عالیہ

کوٹلہ شریف) حضرت میاں ریاض محمود صاحب (سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہ پور کلر لاہور شریف) خطیب پاکستان سید فدا حسین شاہ صاحب حافظ آبادی ، خطیب اہلسنت حضرت علامہ امجد علی امجدؒ (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف) اور دیگر جید علماء ومشائخ کے علاوہ عوام الناس کا بھی جم غفیر تھا۔

پیر جی سرکار اب اس سلسلہ فیض کو بحسن وخوبی جاری وساری رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت صوفی جی سرکارؒ کا فیضان اب انہی کے ہاتھوں مخلوق خدا میں تقسیم ہو رہا ہے۔ جو شخص بھی حضور قبلہ عالمؒ کے فیض کا طالب ہو اس کے لیے اب پیر جی سرکار ہی وہ واحد چشمہ ہیں جس سے وہ خود کو سیراب کر سکتا ہے۔ پیر جی سرکار کو اللہ تعالیٰ نے گوناں گوں علوم ومعارف عطا فرمائے ہیں جن کو وہ درس تصوف کے نام سے گاہے بگاہے بیلیوں تک منتقل کرتے رہتے ہیں۔ حصول برکت کے لیے پیر جی سرکار کا ایک درس تصوف اس رسالہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔

درس تصوف

از قلم:

پروردہ آغوش ولایت حضرت صاحبزادہ پیر محمد اللہ دتہ نقشبندی مدظلہ العالی

المعروف پیر جی سرکار (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت صوفی جی سرکار)

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم ○ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

توجہ کیا ھے؟

شیخ کامل اپنے دل کی پاکیزگی اور نور کو اپنے مخاطب پر منتقل فرماتا ہے۔ شیخ کامل کا قلب منور اور جان پاک مرید کیطرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ تو شیخ کامل کے باطن کی روحانیت مرید کے دل کو اور اس کے جسم کو روحانی تاثرات سے بھر دیتی ہے اس کے دل اور جسم کو یوں جنبش آمادگی دیتی ہے کہ وہ بھی شریعت وطریقت کی راہ پر گامزن ہونے کی سعی کرے۔ ایسی صورت میں پیر کامل کے قلب کی تاثیر اس کے تمام حواس پر غالب ہوتی ہے۔

وہ جب آنکھ سے متوجہ ہوگا، تو آنکھ تاثیر کر جائے گی، ہاتھ سے مس کرے گا تو ہاتھ کے ذریعہ نورانی لہریں مرید میں سرائیت کر جائیں گی یوں مرید کا طرز زندگی، سوچ اور خیالات پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔

یہ توجہ حاصل کرنا مرید کی قابلیت (عقیدہ کی پختگی اور ادب واحترام) اور قوت کے مطابق ہوتی ہے۔ توجہ دو قسم کی ہے۔

توجہ غائبانہ:

اگر پیر کامل اپنے مرید پر جب اس کی عدم موجودگی میں (جب وہ حاضر نہیں یا دور ہے) توجہ فرمائے تو توجہ غائبانہ ہوتی ہے۔

توجہ حاضرانہ:

جب مرید شیخ کامل کی بارگاہ میں حاضر ہو تو توجہ ظاہری یا حاضرانہ ہوگی۔ پیر کامل کے دل کی روحانیت اور نور کی لہریں دور و نزدیک سے یکساں عمل کرتی ہیں۔

''بعد منزل نہ بود در سفر روحانی''

فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا

(بخاری شریف کتاب الرقاق باب التواضع)

ترجمہ:

تو جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی سماعت (کان) بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت (آنکھیں) بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر (پاؤں) بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔

جب اس کے تمام اعضاء میں اللہ کی قدرت کارفرما ہوتی ہے تو دور و نزدیک کے تمام فاصلے ختم ہو جاتے ہیں۔

حضرت صوفی جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے

اقوال مبارکہ

(۱) دن کا آغاز بسم اللہ شریف کی تسبیحات سے کیا کرو۔

(۲) سب سے بڑا وظیفہ درود پاک ہے، یہ وظیفہ کثرت سے کیا کرو۔

(۳) رزق کے معاملے میں ہمیشہ اللہ پر بھروسہ رکھو، کبھی کمی نہیں ہوگی۔

(۴) اولاد میں تفریق نہ کیا کرو اور سب سے ایک جیسا سلوک کرو۔

(۵) پرندوں کو بلاوجہ قید نہ کرو اور اگر تمہارے پاس جانور یا پرندے ہیں تو ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کیا کرو۔

(۶) لالچ سے بچو، لالچی شخص ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے۔

(۷) رزق حرام کماؤ گے تو سب گھر والے کھائیں گے مگر قبر میں تنہا بھگتو گے۔

(۸) جو بیوی اپنے خاوند کی عزت نہ کرے، اولاد اس کی عزت نہیں کرتی۔

(۹) بچوں کو تعلیم دلوانے کیساتھ ساتھ ان کی تربیت کرنا بھی اشد ضروری ہے۔

(۱۰) اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہو تو ہر وقت باوضو رہا کرو۔

حرف آخر

ربیع الاوّل کی مبارک ساعتوں اور جمعۃ المبارک کے بابرکت لمحات میں اس رسالہ کی تکمیل پر بے حد مسرت محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کم مائیگی کا احساس بھی دامن گیر ہے۔

اس رسالہ کو ترتیب دینے کے دوران بہت ساری پرکیف کیفیات مجھ گنہگار پر بھی وارد ہوتی رہیں۔ بہرکیف یہ رسالہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے محبت کے ساتھ پڑھیئے اور حضور صوفی جی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کو مشعل راہ بنائیے ،انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کے مختلف روشن پہلو آپ کے ذوق عقیدت کی تسکین کی نذر کرنے کا یہ تحریری سلسلہ جاری رہے گا۔

آخر میں پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار نقشبندی زیداقبالہ کا بے حد شکرگزار ہوں کہ جن کی بھرپور معاونت دوران تحریر مجھے حاصل رہی۔ اللہ رب العزت ڈاکٹر صاحب کے علم وعمل میں مزید برکت عطا فرمائے اور اس سعی کو ہم سب کے لیے باعث خیروبرکت بنائے۔(آمین)

دعاؤں کا طالب

محمد دانش رسول امینی

(خطیب جامع مسجد حضرت صوفی جی سرکار)

10 ربیع الاول 1436ھ 9 جنوری 2015ء

بروز جمعۃ المبارک

جامع مسجد

حضرت صوفی جی سرکار رحمتہ اللہ علیہ

نماز جمعہ 2:00 بجے

نوٹ

حضرت صوفی جی سرکارؒ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال یکم مارچ کو آستانہ عالیہ پر منعقد ہوتا ہے

اور ہر ماہ اصلاحی اجتماع "تربیت نفس" منعقد ہوتا ہے۔